حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطبہ جمعہ سے 60 ویں جلسہ سالانہ امریکہ کا آغاز

تقویٰ انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ اور فتنے سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے

غریبوں سے جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی سے جواب دینا سعادت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2008ء بمقام پنسلوانیا امریکہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 جون 2008ء کو پنسلوانیا امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ جمعہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جو جلسہ سالانہ ہم دنیا کے ہر ملک میں منعقد کرتے ہیں اس کا انعقاد حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا جلسے کا مقصد تقویٰ میں ترقی کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار پیدا کرنے والوں کی جماعت بنانا اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والوں کی ایک فوج تیار کرنا تھا۔ جن کی راتیں تقویٰ سے بسر کی جانے والی ہوں اور جن کے دن خدا تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ڈرتے ڈرتے گزر رہے ہوں۔ ہر باپ اور ماں کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے اپنے عملوں کی درستگی کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔ حضرت مسیح موعود تقویٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تقویٰ تو صرف نفس امارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑتا ہے جو اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کیلئے بڑی تاکید ہے، وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کیلئے قوت بخشتی اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بات میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔ پس یہ ہیں حضرت مسیح موعود کی ہم سے نیک خواہشات، جب نرم دلی ہوگی تو وہ تمام اخلاق بھی پیدا ہوں گے جن کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے اور یہ وہ اخلاق ہیں جن کا ایک مومن کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں امریکہ میں احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرنا ہوں گی جو آپ نے اختیار کیں اور جن کو پسند فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ پرانے احمدیوں کا فرض ہے کہ نئے آنے والوں کو خواہ وہ کسی قوم کے بھی ہوں اپنے اندر سموئیں' جذب کریں اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنائیں۔ فرمایا کہ بھائی چارے کو رواج دیں، مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں۔ پس اگر دنیا کو اپنی طرف کھینچنا ہے تو ہر طرح کے تکبر' نخوت اور بدظنی کو دور کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔ دعوت الی اللہ کے کام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والا معاشرہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار اور محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔ پس امریکن احمدیوں سے خصوصی طور پر میں کہتا ہوں کہ اس خلیج کو پُر کریں، تقویٰ میں ترقی کریں' دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیداران سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں اور اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے وقت دیں۔ اگر عہدیداران اپنے بھائیوں کی مشکلات سننے کا حوصلہ رکھنے والے ہوں اور انہیں حل کرنے کی کوشش کریں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات جو یہاں امریکی احمدی معاشرے میں فکرانگیز طور پر بڑھ رہی ہے اور یہ بھی تقویٰ کی کمی ہے وہ یہ ہے کہ شادیاں کرنے کے بعد ان کا ٹوٹنا۔ شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر پسند ناپسند کا سوال اٹھتا ہے اگر پسند دیکھنی ہے تو شادی سے پہلے دیکھیں۔ جب شادی ہو جائے تو شریفانہ طریق یہی ہے کہ پھر اس کو نبھائیں۔ پسند یا ناپسند میں ہم کفو کے ساتھ دین کے پہلو کو ترجیح دینی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کی اس بارے میں یہی تعلیم ہے۔ میں بچیوں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ دین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں، اپنی روحانیت کو بڑھائیں تا کہ کسی بچی پر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ یہ بے دین ہے۔ پس لڑکیاں اور لڑکے دونوں اپنے اپنے جائزے لیں اور جس کی طرف سے بھی زیادتی ہے وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس حسین معاشرے کو جنم دینے کی کوشش کرے جس سے یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو توفیق دے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین